قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ
الفضل لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

بدھ 21 اکتوبر 2020ء | 03 ربیع الاول 1441 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ:249

فرمانِ رسول ﷺ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا ۔ قَالَ لَمْ یَکُنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَکَانَ یَقُوْلُ ’’إِنَّ مِنْ خِیَارِکُمْ أَحْسَنَکُمْ أَخْلَاقًا‘‘

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدزبان اور لڑنے جھگڑنے والے نہیں تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

(بخاری کتاب فضائل باب صِفَةِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

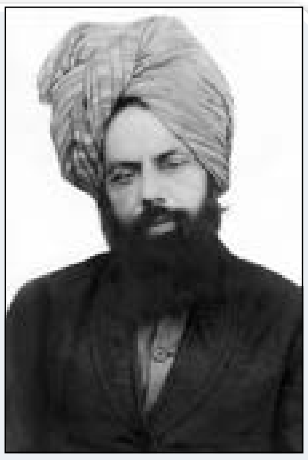

برگزیدہ نبی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا کہ:

’’مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ زمین پر وہ ایک ہی انسان کامل گزرا ہے جس کی پیشگوئیاں اور دعائیں قبول ہونا اور دوسرے خوارق ظہور میں آنا ایک ایسا امر ہے جو اب تک اُمّت کے سچے پیروؤں کے ذریعہ سے دریا کی طرح موجیں مار رہا ہے۔ بجز اسلام وہ مذہب کہاں اور کدھر ہے جو یہ خصلت اور طاقت اپنے اندر رکھتا ہے اور وہ لوگ کہاں اور کس ملک میں رہتے ہیں جو اسلامی برکات اور نشانوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔‘‘

(اربعین نمبر 1۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 346)

’’نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔‘‘

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13-14)

ارشادِ باری تعالیٰ

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

تو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

(سورہ الانعام: 163)

فرمانِ خلیفۂ وقت

آپ ﷺ پر دنیا والے یہ الزام لگاتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ نے دنیاوی جاہ وحشمت کے لئے حملے کئے اور ایک علاقے کو زیر کرکے اپنی حکومت میں لے آئے۔ پھر آپ کی ازواج مطہرات کے حوالے سے قسم قسم کی باتیں آج کل کی جاتی ہیں۔ ایسی کتابیں لکھی جاتی ہیں باتیں کہ جن کو کوئی شریف النفس پڑھ بھی نہیں سکتا۔ بلکہ امریکہ میں ہی جو نئی کتاب لکھی گئی ہے، اس پہ کسی عیسائی نے ہی یہ تبصرہ کیا تھا کہ ایسی بیہودہ کتاب ہے کہ اس کو تو پڑھا ہی نہیں جا سکتا۔ تو یہ سب الزامات جو آپ ﷺ کی ذات پر لگائے جاتے ہیں کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہمیشہ سے آپ کی ذات بابرکات پر یہ الزام لگائے گئے۔ جب آپ نے دعویٰ کیا اس وقت بھی کفار کا یہ خیال تھا کہ شاید کسی دنیاوی لالچ کی وجہ سے آپ نے یہ دعویٰ کیا ہے اور آپ کے چچا کے ذریعہ سے آپ کو یہ پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے مذہب کے بارہ میں، ہمارے بتوں کے بارے میں کچھ کہنا چھوڑ دیں اور اپنے دین کی تبلیغ بھی نہ کریں اور ہم اس کے بدلے میں آپ کی سرداری بھی تسلیم کرنے کو تیار ہیں۔ اپنی دنیا کی جاہ وحشمت جو ہمارے پاس ہے وہ بھی آپ کو دینے کو تیار ہیں۔ اپنی دولت بھی دینے کو تیار ہیں۔ عرب کی خوبصورت ترین عورت بھی دینے کو تیار ہیں تو آپ کا جواب یہ تھا کہ اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند بھی رکھ دیں تو تب بھی مَیں اپنے فرض سے باز نہیں آؤں گا۔ مَیں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ ان کی خرابیاں ان کو بتاؤں اور ان کو سیدھے راستے پر چلاؤں۔ اگر اس کے لئے مجھے مرنا ہی ہے تو پھر مَیں بخوشی اس موت کو قبول کرتا ہوں۔ میری زندگی اس راہ میں وقف ہے اور موت کا ڈر مجھے اس کام سے روک نہیں سکتا اور نہ ہی کسی قسم کا لالچ مجھے اس سے روک سکتا ہے۔

پس دنیاداروں نے تو ہمیشہ سے آپ کے اس کام کو جو آپ خدا تعالیٰ کی خاطر کر رہے تھے اور خدا تعالیٰ کے حکم سے کر رہے تھے دنیاوی اور ظاہری چیز سمجھا اور کفّار نے آپ کو اس کے لئے پیشکش بھی کی اور آپ نے اس وجہ سے کفار کی ہر قسم کی پیشکش کو ردّ کرکے یہ واضح کر دیا کہ مَیں اس دنیا کی جاہ وحشمت اور دولت کا امیدوار نہیں ہوں بلکہ مَیں تو زمین و آسمان کے خدا کی طرف سے

بقیہ صفحہ 8 پر

اس شمارہ میں

دربارِ خلافت

پند و نصیحت (منظوم)

پرورش اور تربیت کے معنوں میں لطیف فرق اور تربیت اولاد کے قرینے

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

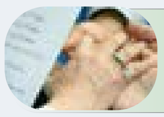

دربارِ خلافت

آپؐ کے فیض اور نبوت کی وسعت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

پھر آپؐ کے فیض اور نبوت کی وسعت بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’موسیٰ اور عیسیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا ایک ہی ہے۔ تین خدا نہیں ہیں۔ مگر مختلف تجلّیات کی رُو سے اُسی ایک خدا میں تین شانیں ظاہر ہوگئیں۔ چونکہ موسیٰ کی ہمّت صرف بنی اسرائیل اور فرعون تک ہی محدود تھی اِس لئے موسیٰ پر تجلّی قدرتِ الٰہی اُسی حد تک محدود رہی۔ اور اگر موسیٰ کی نظر اُس زمانہ اور آئندہ زمانوں کے تمام بنی آدم پر ہوتی تو توریت کی تعلیم بھی ایسی محدود اور ناقص نہ ہوتی جو اَب ہے۔

ایسا ہی حضرت عیسیٰ کی ہمّت صرف یہود کے چند فرقوں تک محدود تھی جو اُن کی نظر کے سامنے تھے اور دُوسری قوموں اور آئندہ زمانہ کے ساتھ اُن کی ہمدردی کا کچھ تعلق نہ تھا۔ اس لئے قدرت الٰہی کی تجلّی بھی اُن کے مذہب میں اُسی حد تک محدود رہی جس قدر اُن کی ہمّت تھی۔ اور آئندہ الہام اور وحی الٰہی پر مُہر لگ گئی۔ اور چونکہ انجیل کی تعلیم بھی صرف یہود کی عملی اور اخلاقی خرابیوں کی اصلاح کے لئے تھی، تمام دُنیا کے مفاسد پر نظر نہ تھی اس لئے انجیل بھی عام اصلاح سے قاصر ہے۔ بلکہ وہ صرف ان یہودیوں کی موجودہ بد اخلاقی کی اصلاح کرتی ہے جو نظر کے سامنے تھے۔ اور جو دُوسرے ممالک کے رہنے والے یا آئندہ زمانہ کے لوگ ہیں اُن کے حالات سے انجیل کو کچھ سروکار نہیں۔ اور اگر انجیل کو تمام فرقوں اور مختلف طبائع کی اصلاح مدّنظر ہوتی تو اس کی یہ تعلیم نہ ہوتی جو اَب موجود ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ ایک طرف تو انجیل کی تعلیم ہی ناقص تھی اور دُوسری طرف خود ایجاد غلطیوں نے بڑا نقصان پہنچایا جو ایک عاجز انسان کو خواہ نخواہ خدا بنایا گیا اور کفّارہ کا مَن گھڑت مسئلہ پیش کر کے عملی اصلاحوں کی کوششوں کا یکلخت دروازہ بند کر دیا گیا۔

اب عیسائی قوم دوگونہ بدقسمتی میں مبتلا ہے۔ ایک تو اُن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی اور الہام مدد نہیں مل سکتی کیونکہ الہام پر جو مُہر لگ گئی۔ اور دُوسری یہ کہ وہ عملی طور پر آگے قدم نہیں بڑھا سکتی کیونکہ کفّارہ نے مجاہدات اور سعی اور کوشش سے روک دیا۔ مگر جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا اُس کی نظر محدود نہ تھی اور اس کی عام غم خواری اور ہمدردی میں کچھ قصور نہ تھا۔ بلکہ کیا باعتبار زمان اور کیا باعتبار مکان’’ (زمانے کے لحاظ سے بھی، جگہ کے لحاظ سے بھی) ‘‘اس کے نفس کے اندر کامل ہمدردی موجود تھی۔ اس لئے قدرت کی تجلّیات کا پُورا اور کامل حصّہ اُس کو ملا اور وُہ خاتم الانبیاء بنے۔ مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اُس سے کوئی رُوحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحبِ خاتَم ہے بجُز اُس کی مُہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس کی اُمّت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ اور بجز اُس کے کوئی نبی صاحبِ خاتَم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مُہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے اُمّتی ہونا لازمی ہے۔ اور اُس کی ہمّت اور ہمدردی نے اُمّت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا۔ اور اُن پر وحی کا دروازہ جو حصول معرفت کی اصل جڑھ ہے بند رہنا گوارا نہیں کیا۔ ہاں اپنی ختمِ رسالت کا نشان قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا کہ فیضِ وحی آپؐ کی پیروی کے وسیلہ سے ملے اور جو شخص اُمّتی نہ ہو اُس پر وحی الٰہی کا دروازہ بند ہو۔ سو خدا نے اِن معنوں سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا۔ لہٰذا قیامت تک یہ بات قائم ہوئی کہ جو شخص سچی پیروی سے اپنا اُمّتی ہونا ثابت نہ کرے اور آپ کی متابعت میں اپنا تمام وجود محو نہ کرے ایسا انسان قیامت تک نہ کوئی کامل وحی پا سکتا ہے اور نہ کامل مُلہَم ہو سکتا ہے کیونکہ مستقل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی۔ مگر ظلّی نبوّت جس کے معنی ہیں کہ محض فیضِ محمدی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی رہے گی تا انسانوں کی تکمیل کا دروازہ بند نہ ہو اور تا یہ نشان دُنیا سے مٹ نہ جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمّت نے قیامت تک یہی چاہا ہے کہ مکالمات اور مخاطباتِ الٰہیہ کے دروازے کُھلے رہیں اور معرفتِ الٰہیہ جو مدارِ نجات ہے مفقود نہ ہو جائے۔ کسی حدیث صحیح سے اِس بات کا پتہ نہیں ملے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے جو اُمّتی

بقیہ صفحہ 3 پر

پند و نصیحت

(1909ء)

اپنا غمخوار مجھ کو جان اے دوست
میرا کہنا کبھی تو مان اے دوست
دنیائے دُوں سے مت لگانا دل
چند روزہ ہے یہ جہان اے دوست
پھول جتنے بھی چن سکے چن لے
ہے اجڑنے کو بوستان اے دوست
دین سے پھیرتا ہے تُو منہ کیوں؟
اسپہ لگتا نہیں لگان اے دوست
دین سے جو تجھے کرے غافل
بات اس کی کبھی نہ مان اے دوست
اس سے نکلیں گے بے بہا موتی
ایسی اسلام کی ہے کان اے دوست
لوٹ لے دین کا خزانہ تُو
اس سے غافل ہے سب جہان اے دوست
گر خدا کی طرف جھکے گا تُو
وہ بھی خود ہو گا مہربان اے دوست
کر تُو یادِ خدا، کہ پیری میں
تجھ کو رکھے گی یہ جوان اے دوست
اپنے دل میں جگہ خدا کو دے
پائے جنت میں تا مکان اے دوست
کر لے جو کچھ کہ ہو سکے تجھ سے
سر پہ آیا ہے امتحان اے دوست
کھانے پینے میں رہ نہ تو، کہ نجات
تجھ کو دینگے نہ قوت و نان اے دوست
بدگمانی ہے زہر قاتل ایک
ہو کبھی بھی نہ بدگمان اے دوست
گالیاں سن کے ایسا ہو خاموش
گویا منہ میں نہیں زبان اے دوست
تجھ کو رکھنا ہے گر نشاں اپنا
خود مٹا اپنا تُو نشان اے دوست
غم اٹھانے پڑیں گے، گر رہنا
چاہتا ہے تُو شادمان اے دوست
چاہتا ہے اگر کہ شان بڑھے
چھوڑ دے اپنی آن بان اے دوست
تجھ پہ اللہ اپنا رحم کرے
اور ہو تجھ پہ مہربان اے دوست
روز و شب ہے دعا یہ احمدؑ کی
تیرا جنت میں ہو مکان اے دوست

(کلامِ بشیر ایڈیشن 1963 صفحہ 4-5)

اداریہ

پرُورِش اور تربیت کے معنوں میں لطیف فرق اور تربیت اولاد کے قرینے

(قسط اول)

پرورش (راء کی زیر کے ساتھ) اور تربیت قریباً مترادفات سمجھے جانے والے الفاظ ہیں۔ لغات میں ان کے معنوں میں لکھا ہے۔ پالنا، نشوونما کرنا، مہربانی کرنا اور تعلیم و تربیت۔ لیکن بعض مستند لغات پرورش اور تربیت میں ایک فرق کرتی ہیں کہ پرورش کے معنی صرف پالنے کے ہیں۔ جیسے جانور اپنے بچوں کو پالتے ہیں اور تربیت کا دائرہ انسان سے شروع ہوتا ہے گو بعض شکاری جانور اپنے بچوں کو شکار کرنے کی تربیت بھی دے رہے ہیں۔ انسان چونکہ اشرف المخلوقات بنایا گیا ہے۔ اس لیے اعلیٰ مقام تک رسائی کے لیے والدین، اساتذہ اور دیگر تربیت سے تعلق رکھنے والے افراد وادارے انسانی جنریشن کی پرورش کے ساتھ ساتھ تعلیم و تربیت بھی کرتے ہیں۔

آزاد دائرۃ المعارف وکی پیڈیا میں ان الفاظ کے تحت لکھا ہے

پرورش

”پرورش یا بچوں کی پرورش ایک ذریعہ ہے جس سے کسی بچے کی جسمانی، جذباتی، ساجی اور دانشورانہ ترقی کا نومولودگی سے بلوغ تک خیال رکھا جاتا ہے اور ان کے آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ پرورش میں حیاتیاتی رشتے کے علاوہ سے کسی بچے کے بڑھنے کے دوران کی پیچیدگیوں کا خیال رکھنا بھی شامل ہے۔“

تربیت

”تربیت (انگریزی Training) ایک تدریسی عمل ہے جو خود پر یا کسی اور پر مرکوز ہوسکتا ہے۔ اس میں کسی بھی ہنر یا مخصوص معلومات کا حصول یا اخذ کرنا شامل ہوسکتا ہے جو کسی خاص مفید صلاحیتوں سے متعلق ہو۔ تربیت کے مخصوص مقاصد ہیں کہ کسی کی صلاحیت، کارکردگی، تخلیقی نوعیت اور عملی کیفیت بہتر ہو۔ یہ ملازمت کے لیے تربیتی پروگراموں کا کلیدی حصہ ہے اور جدید تکنیکی ادارہ جات کے تدریسی مواد میں ریڑھ کی ہڈی کی طرح اہم ہے۔

تربیت ہر شعبے سے تعلق رکھتی ہے اور اپنی جگہ اہم اور تسلیم شدہ ہے۔ مذہبی حلقوں میں مؤذنوں کو اذان کے لیے، ائمہ کو جماعت کے لیے اور بالخصوص تراویح کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ نیم تدریسی عملوں کو ابتدائی طبی امداد اور شدید بیماروں میں زندگی کی بازیابی کی تدریس دی جاتی ہے۔ اسکولی تعلیم میں سب سے بڑا چیلنج نونہالوں کو اسکولی ماحول سے ہم آہنگ کرنا اور ابتدائی حروف تہجی اور گنتی سکھانا ہے۔ آلات موسیقی میں صحیح استعمال کا طریقہ اور آواز اور ساز میں تال میل قائم کرنے کی تربیت ہوتی ہے۔ شعراء کو ردیف اور قافیہ کے علاوہ کلام میں توازن اور زبان کی جاذبیت کی تربیت دی جاتی ہے۔ کمپیوٹر کے کثیر الاستعمال ہونے کی وجہ سے عام سافٹ ویئر پلیٹ فارم اور آفس سافٹ ویئر کی تربیت ہر کمپیوٹر کے عامل کو دی جاتی ہے۔ اسی طرح طب اور کئی اور شعبوں کے لوگوں کو دی جاتی ہے۔“

اس ناطے پرورش کے معانی تربیت کے معنی میں آجاتے ہیں لیکن تربیت کے معنوں میں جو وسعت ہے وہ پرورش کے لفظ میں نہیں۔ چونکہ وہ جماعتیں جن کا تعلق تعلیم وتربیت اور تبلیغ سے ہے بالخصوص جماعت احمدیہ۔ جس میں جماعت بطور من حیث الجماعت اور ذیلی تنظیموں اور نظام وقف نو میں ان الفاظ کا استعمال کثرت سے ہوتا ہے۔ اس لئے ”تربیت“ کے لفظ کو تفصیل سے بیان کرنا ضروری محسوس ہوتا ہے۔

تربیت کے لغوی معنی

تربیت اولاد جیسے اہم موضوع پر قدم مارنے سے قبل تربیت کے لفظ کے لغوی معنی جاننا ضروری ہیں۔ تا والدین کی ذمہ داریاں زیادہ اُجاگر ہو سکیں۔ تربیت کا لفظ ربّ سے نکلا ہے۔ جس کے معنی ہیں پالنے والا، پرورش کرنے والا۔ گویا ماں باپ مجازی طور پر اپنی آل اولاد کے ”رب“ ہوتے ہیں اور شاید یہی وجہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں والدین کی عزت و حرمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کو اپنی توحید کے ذکر کے ساتھ باندھ دیا ہے۔

تربیت کے لفظ کو دنیا کی تمام ڈکشنریوں اور لغات میں ان کی زبانوں میں دیکھیں تو بہت ہی دلچسپ اور سبق آموز معنی ملتے ہیں۔ جیسے اولاد کو بلندی پر چڑھانا خواہ وہ دینی ہو یا دنیاوی۔ تربیت کے ایک معنی جو ڈکشنری سے ملتے ہیں وہ مالی اور باغبان کی طرح درخت کو کانٹ چھانٹ کر اور گوڈی کرکے خوبصورت بنانے اور کیڑے مکوڑوں سے محفوظ بنانے کے ہیں۔ انگلش میں تربیت کے ان معانی کے لئے cultivation کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

تربیت کے ایک معنی تھپکی دینے کے بھی ہیں۔ بظاہر یہ معنی اولاد کی تربیت پر اس طرح اطلاق نہیں پاتے لیکن اگر گہرائی میں جاکر دیکھا جائے تو والدین کو یہ سمجھایا گیا ہے کہ اپنی اولاد کی تربیت میں سختی پن نہ ہو۔ نرمی، پیار اور تھپکی و شاباش دے کر کام کروایا جائے۔

تربیت کے ایک معنی Breeding کے ہیں۔ جس طرح ماں دودھ پلاتے یا غذا دیتے اپنے بچوں کو پیار کی نظر سے دیکھ رہی ہوتی ہے اور اندر ہی اندر دل کی گہرائی سے دعائیں دے رہی ہوتی ہے۔ اسی طرح والدین اپنے بچوں کو اخلاق، اچھے اوصاف، اچھے طور طریق اور روحانی امور Breed کریں۔

تربیت کے ایک اہم معنی نرسنگ کے ہیں۔ والدین کو نرس بھی کہا جاتا ہے۔ جس طرح ہسپتالوں میں اور اعلیٰ گھرانوں میں بھی بعض کمزور افراد کے لئے نرس رکھنے کا رواج ہے جو دیکھ بھال کرتی اور اسے سکھلاتی ہے۔ اسی طرح ماں باپ، اپنے بچوں کو جو بظاہر کمزور و ناتوان ہوتے ہیں کی دیکھ بھال کرتے اور نرس کی طرح روحانی و مادی doze دیتے رہتے ہیں۔

تربیت کے معنوں میں سے ایجوکیٹ کرنا۔ ڈسپلن میں لانا، تیار کرنا بھی ہیں۔ ان تمام کی وضاحت چھوڑتے ہوئے انگلش کے ایک معنی Training کو لیتا ہوں۔ ڈکشنری میں لکھا ہے کہ یہ لفظ Train سے مشتق ہے۔ جس طرح ریل گاڑی پٹری پر سیدھے چلتی ہے اور انجن اپنی Power سے نہ صرف ڈبوں کو کھینچتا ہے بلکہ ڈبوں کے اندر Power بھی مہیا کرتا ہے۔ اس طرح والدین جو انجن کا کام دیتے ہیں۔ اپنی خداداد Power (طاقت) سے اپنے بچوں کو جو ریل گاڑی کے ڈبے ہیں دینی، اخلاقی اور روحانی طاقت و انرجی سے اس طرح مستفیض کرتے رہیں۔ کہ جس طرح ریل گاڑی پٹری پر چلتی ہے اسی طرح ان کی آل اولاد اسلام کی دی ہوئی تعلیمات کی پٹری پر چلتی رہے۔ اور والدین بطور مُربّی کام کریں اور اپنی اولاد کو مُربّی کے طور پر اسلامی ڈکشنری کی زینت بنائیں۔ مُربّی کے معانی وہ پھل ہوں گے جو تربیت کے نتیجہ میں نکلے گا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے انجن اور ڈبوں کی مثال خلیفۃ المسیح اور احباب سے دی ہے اور خلیفہ بھی روحانی باپ کے زمرہ میں آتا ہے۔

اگر ہم میں ہر باپ، ماں اپنے بچوں کی، بڑے بہن بھائی اپنے سے چھوٹے بہن بھائیوں کی، خاندان اور فیملی کے بڑے اپنے سے چھوٹوں کی اور جماعت و ذیلی تنظیموں کے عہدیداران اپنے ماتحتوں کی اس نوع وطریق پر تربیت کریں تو ایک ایسا معجون اور تریاق تیار ہوگا جو ”مُربّی“ یعنی تعلیم یافتہ اور مہذب کہلائے گا۔

گو تعلیم و تربیت خدا کا کام ہے اور دُعاؤں سے اس سلسلہ میں مدد مانگنی چاہیے۔ چونکہ والدین، بچے کو دنیا میں لانے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے پرتو بن کر ان ذمہ داریوں کو نبھانا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بچوں کی تربیت پر روشنی ڈالتے ہوئے بیان فرماتے ہیں

”ہدایت اور تربیت حقیقی خدا کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے۔ اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے......ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کراتے ہیں۔ بس اس سے زیادہ نہیں۔ اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں۔ جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہوگا، وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔“

اس سلسلہ میں دعا کی اہمیت کا ذکر ایک جگہ یوں فرماتے ہیں

”کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوزِ دل سے دعا کرنے کو ایک حزب ٹھہرا لیں۔ اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔“

اولاد اور آئندہ نسل کی تعلیم و تربیت کی بنیاد دراصل مرد اور عورت کی شادی کے ساتھ ہی رکھ دی جاتی ہے۔ آنحضور ﷺ نوبیاہتا دلہا اور دلہن کو جو دعا دیا کرتے تھے اس دُعا کے آخر میں دعا دیتے ہوئے فرماتے تھے ”وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ“ کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو ہمیشہ نیکی، خیر پر جمع رکھے یا اللہ تعالیٰ تم دونوں میں خیر ہی خیر رکھ دے۔ اب اولاد بھی ایک خیر ہے جو اللہ تعالیٰ انسان کو عطا کرتا ہے۔

پھر خود نوبیاہتا جوڑے کو آنحضور ﷺ نے یہ دُعا سکھلائی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَاجَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَاجَبَلْتَهَا عَلَيْهِ (ابوداؤد کتاب النکاح) کہ اے اللہ! میں تجھ سے اس (بیوی) کی خیر و بھلائی کا طالب ہوں۔ پھر اس خیر کا بھی جو تو نے اس کی فطرت میں رکھی ہے اور میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اُس شر سے بھی جو اس کی فطرت میں مخفی ہے۔ (بیوی دعا کرتے وقت ھَا کی جگہ ہُ کی ضمیر استعمال کرے)

پھر اسی پر بس نہیں بلکہ بیوی کے پاس بوقت مباشرت بھی اسلام نے درج ذیل دُعا سکھلا دی ہے۔ تا اس ملاپ سے جو اولاد عطا ہو وہ شیطانی شر سے محفوظ رہنے والی ہو۔

بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا (بخاری کتاب الدعوات) کہ اللہ کے نام کے ساتھ۔ اے اللہ! تو ہمیں شیطان سے محفوظ رکھنا اور جو اولاد تو ہمیں عطا کرے اسے بھی شیطان کے شر سے بچانا۔

(باقی آئندہ بدھ کو ان شاء اللہ)

ذاتی تجربات کی روشنی میں

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

(قسط ششم)

(مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ)

فجی سن نے اپنی جولائی 1995ء کی اشاعت میں ’’Islam Today‘‘ کے عنوان سے یہ خبر لگائی ہے کہ مرزا غلام احمد کے پوتے نے جماعت احمدیہ کے 47 ویں جلسہ سالانہ سے خطاب کیا۔

خبر میں خاکسار کے حوالہ سے بتایا گیا ہے کہ یہ خبر اور 4 تصاویر شمشاد احمد ناصر نے ہمیں مہیا کی ہے۔ تصاویر میں مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد امیر جماعت احمدیہ امریکہ تقریر کر رہے ہیں۔ باقی تین تصاویر سامعین کی ہے۔جس میں زیادہ تر بازنین لوگ شامل ہوئے ہیں۔

خبر میں بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ امریکہ کا 47 واں جلسہ سالانہ مسجد بیت الرحمٰن میں 23 تا25 جون 1995ء منعقد ہوا جو کہ جماعت کی نئی مسجد ہے اور اس کا سال گزشتہ میں مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے افتتاح کیا تھا۔

جلسہ کا پہلا سیشن مرزا مظفر احمد کی صدارت میں ہوا۔ آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے اور جماعت امریکہ کے امیر ہیں۔ آپ نے سب حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ حاضرین میں امریکہ کے مختلف ریاستوں سے احمدی احباب شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ کینیڈا اور پاکستان سے بھی مہمان شریک تھے۔ جلسہ کے موقع پر حکومتی سطح کے نمائندے اور بازنیا کے لوگ بھی شامل تھے۔

مرزا مظفر احمد نے جلسہ کی غرض و غایت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود کے الفاظ میں بیان کی۔ اس موقع پر دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا جن میں منیر حامد نے ’’ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے‘‘، ’’مسلمانوں کی طرز بود و باش غیر مسلم معاشرہ میں‘‘ مبشر احمد، ’’پہلے مبلغین کرام کی خدمات‘‘ کرنل فضل احمد، ’’اسلام امن اور برداشت کا مذہب ہے‘‘ مظفر احمد ظفر نائب امیر امریکہ، ’’تمام برکات کا سرچشمہ محمد ﷺ ہیں‘‘ انعام الحق کوثر۔

ہفتہ و اتوار کو سید شمشاد احمد ناصر اور مرزا محمود احمد (ریجنل مبلغین) نے نماز تہجد اور درس دیا۔ جلسہ کے آخری سیشن کی صدارت شیخ مبارک احمد نے کی جو کہ جماعت امریکہ کے امیر و مشنری انچارج رہ چکے ہیں۔ اس موقعہ پر مرزا مظفر احمد صاحب نے بھی تقریر کی۔جس میں انہوں نے حاضرین کی توجہ اسلامی اخوت و محبت، برداشت کی طرف دلائی۔ آپ نے یہ بھی بیان کیا کہ مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنے آپ کو ایک نمونہ کے طور پر پیش کرنا چاہئے۔جس طرح کہ آنحضرت ﷺ نے پیش کیا تھا۔ آپ نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ ہمیں بلاامتیاز مذہب، رنگ اور نسل کے ہر ایک کی خدمت کرنی چاہئے۔

جلسہ سالانہ میں تین ہزار کے لگ بھگ حاضری تھی۔ تینوں دن حاضرین کو مفت کھانا پیش کیا گیا۔ منعم نعیم صدر خدام الاحمدیہ نے رضا کار جلسہ کی خدمت کے لئے پیش کئے تھے۔

دی مارننگ نیوز آرکنساس سٹیٹ کا اخبار ہے جس نے 27 جولائی 1995ء صفحہ 12A پر خاکسار کا ایک انٹرویو شائع ہوا ہے۔ جو کہ Mr Russul Ray نے لیا تھا۔ یہ اخبار کے ¼ صفحہ شائع ہوا ہے۔ اس خبر اور انٹرویو کا عنوان ہے۔

Islamic Missionary Chides U.S. on role in Bosnia.

یعنی مسلمان مبلغ امریکہ کو بازنیا کے مسئلہ پر سرزنش کرتا ہے۔

اخبار نے لکھا کہ بازنیا کے مسئلہ پر امریکہ کی سرد مہری نے کام خراب کیا گیا ہے یہ ان کا دوغلا پن بھی ہے یہ لوگ ہیں جنہوں نے سربین کو مسلمانوں کے قتل پر آمادہ کیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار ریورنڈ سید شمشاد احمد ناصر نے جو امریکہ کے 6 مبلغین میں سے ایک ہیں نے کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ امریکہ تو سپر پاور ہے پھر اس نے کیوں موقع پر بازنین کی مدد نہیں کی۔

اس کے بعد اخبار نے جماعت کا تعارف دیا کہ شمشاد جماعت احمدیہ کے مبلغ ہیں جو کہ ہیوسٹن میں رہتے ہیں۔ شمشاد نے مزید کہا کہ امریکہ تو صرف اور صرف اپنے مفاد کو سرفہرست رکھتا ہے اسے دوسروں سے کوئی غرض نہیں ہے۔ جس طرح 1991ء میں گلف میں جنگ ہوئی گلف کے مسائل مسلمانوں کے اپنے تھے جنہیں وہ خود حل کرتے لیکن تیل کی پیداوار کی وجہ سے امریکہ نے وہاں دخل اندازی کی۔ جس کا اس کو فائدہ ہونا تھا۔ شمشاد نے کہا اسی طرح بازنین مسلمانوں پر پابندیاں لگائی گئیں اور انہیں ہر طرف سے نہتے کر دیا گیا۔ جس کی وجہ سے وہ سربین سے اپنا دفاع کرنے کے قابل بھی نہیں رہے اور سب سے زیادہ قابل افسوس امر یہ بھی ہے کہ انہیں ایسے مسلمان ممالک سے بھی ہتھیار اور مدد لینے کی اجازت نہ دی گئی جبکہ اس کے برعکس سربین کو بازنین مسلمانوں کو قتل عام کرنے کی اجازت تھی۔ یہ مسلمانوں کے خلاف امریکہ اور مغربی اقوام کی کھلم کھلا سازش ہے۔ اب یو ایس، برطانیہ اور فرانس نے اعلان کیا ہے کہ وہ سربین پر حملہ کریں گے اگر وہ بازنین کے علاقوں پر حملہ کرنے سے باز نہ آئے۔

انڈیا ہیرلڈ۔ 17 جولائی 1995ء صفحہ 26 پر اپنی اشاعت میں جماعت احمدیہ امریکہ کے 47 ویں جلسہ سالانہ کی خبر شائع کی ہے۔جس میں دو تصاویر ہیں۔ ایک تصویر میں مکرم مرزا مظفر احمد صاحب تقریر کر رہے ہیں (امیر جماعت احمدیہ امریکہ) اور دوسری تصویر میں بازنین مسلمان تقریر سن رہے ہیں۔

اخبار نے نصف صفحہ پر خبر اور تصویریں دی ہیں۔ خبر میں لکھا کہ جماعت احمدیہ کا 47 واں جلسہ سالانہ 23 تا 25 جون 1995ء مسجد بیت الرحمن میری لینڈ میں ہوا اس مسجد کا افتتاح گزشتہ سال جماعت احمدیہ کے چوتھے روحانی پیشوا مرزا طاہر احمد نے کیا تھا۔ جلسہ جمعہ کی نماز کے ساتھ شروع ہوا۔ جلسہ کی صدارت مرزا مظفر احمد امیر جماعت امریکہ نے کی۔ آپ جماعت احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد کے پوتے بھی ہیں۔ آپ نے سب حاضرین جلسہ کو خوش آمدید کیا۔ امریکہ کے علاوہ دیگر ممالک سے بھی مندوبین جلسہ میں شامل ہوئے۔ جلسہ میں حکومتی سطح اور سیاسی لیڈروں نے بھی شرکت کی۔ اس کے علاوہ بازنین مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔ ایم ایم احمد نے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس کا مقصد دلوں کی صفائی ہے جس سے انسان خدا کی طرف جھکے اور ان میں تقویٰ آجائے۔ ایم ایم احمد کے علاوہ دیگر مقررین نے بھی جلسہ سے خطاب کیا۔ جس میں منیر حامد ’’ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے‘‘ مبشر احمد نے ’’مختلف قومیتوں کے درمیان رہتے ہوئے اسلام کی تعلیم پر عمل کرنا‘‘ کرنل فضل احمد نے ’’ابتدائی مبلغین کی خدمات‘‘ نائب امیر مظفر احمد ظفر نے ’’اسلام کا امن کا پیغام اور برداشت‘‘ کے موضوع پر تقاریر کیں۔ ہفتہ و اتوار کو نماز تہجد شمشاد احمد ناصر ریجنل مبلغ اور مرزا محمود احمد نے پڑھائیں اور درس دیئے۔ درس کے موضوع تھے: ’’نماز کی اہمیت‘‘ اور ’’اللہ تعالیٰ کی صفات‘‘ آخری سیشن میں مرزا مظفر احمد نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اسلامی محبت و اخوت کا پرچار کرنا چاہئے اور اپنے عملی نمونہ سے اظہار جس کا طریق آنحضرت ﷺ نے سکھایا ہے اپنانا چاہئے۔ اس سیشن کی صدارت شیخ مبارک احمد صاحب نے کی جو امریکہ کے سابق امیر و مشنری انچارج ہیں۔ جلسہ میں قریباً 3 ہزار مہمان شریک ہوئے۔

ہیوسٹن کرانیکل نے 19 جولائی 1995ء صفحہ 8 پر کمیونٹی نیوز کے تحت مختصراً خبر دی ہے کہ سید شمشاد احمد ناصر ریجنل مبلغ ساؤتھ ریجن نے جماعت احمدیہ کا 47 واں جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔

یو ایس نیوز نے 15 جولائی 1995ء کی اشاعت میں امریکہ کے 47 ویں جلسہ سالانہ کی ایک سامعین کی تصویر کے ساتھ مختصراً خبر دی کہ گزشتہ ماہ (جون) میں جماعت احمدیہ امریکہ نے اپنا 47 واں جلسہ سالانہ میری لینڈ میں منعقد کیا۔ جس میں جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد صاحب کا پیغام بھی نشر کیا گیا۔ منعم نعیم صدر خدام الاحمدیہ نے جلسہ کے موقعہ پر خدمت کے لئے رضا کار مہیا کئے۔

وائس آف ایشیا۔ 17 جولائی 1995 صفحہ 34 پر ہمارے 47 ویں جلسہ سالانہ کی پورے صفحہ کی خبر دی۔ اس میں انہوں نے دو تصاویر شائع کیں۔ ایک مسجد بیت الرحمن کی اور ایک صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت یو ایس اے کی۔ خبر میں انہوں نے لکھا کہ جماعت احمدیہ امریکہ کا 47 واں جلسہ سالانہ 23 تا25 جون 1995ء سلور سپرنگ میری لینڈ میں ہوا۔ جس میں قریباً 3 ہزار احمدیوں نے سارے امریکہ سے شرکت کی۔ کینیڈا اور پاکستان سے بھی مہمان شامل ہوئے۔ اس جلسہ کے اختتامی سیشن کی صدارت صاحبزادہ ایم ایم احمد نے کی جو جماعت امریکہ کے نیشنل صدر رہیں اور آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے ہیں۔ افتتاحی تقریر میں آپ نے بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی کے الفاظ میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ آپ کے علاوہ بھی مقررین نے جلسہ میں تقاریر کیں۔ ’’اسلام کا امن کا

پیغام'' پر مظفر احمد ظفر نائب امیر امریکہ نے۔ انعام الحق کوثر نے ''ہر قسم کی بھلائی اور برکت محمد ﷺ سے وابستہ ہیں'' کے عنوان پر کی۔ دوسرے اور تیسرے دن نماز تہجد ہوئی جو سید شمشاد احمد ناصر اور مرزا محمود احمد ریجنل مبلغین نے پڑھائیں اور درس دیا۔ جلسہ کے فائنل اور اختتامی سیشن کی صدارت مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے کی جس میں ایم ایم احمد نے تقریر کرتے ہوئے سامعین کو آپس میں پیار و محبت اور اخوت جو کہ اسلامی تعلیم ہے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز بانی اسلام محمد رسول اللہ ﷺ کے اعلیٰ اقدار اور اخلاق کو اپنانے کی تلقین کی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے افراد کو خدمتِ خلق اور خدمتِ انسانیت کی بھی ترغیب دی۔

نارتھ ویسٹ آرکنساس ٹائمز نے صفحہ اول پر اپنے سٹاف رائٹر Rusty Garrett کے حوالہ سے خبر دی ہے۔جس کا عنوان ہے

Islamic Group says Prejudice fuels Bosnian conflict

''مسلمانوں کا گروہ کہتا ہے کہ تعصب نے بازنین مسئلہ کو زیادہ خراب کیا ہے۔''

اخبار نے لکھا کہ مسلمانوں کا گروہ ''جماعت احمدیہ'' جو کہ انٹرنیشنل مسلمانوں کی تنظیم ہے، نے کہا ہے کہ ''تعصب'' کی وجہ سے مسلمانوں کے خلاف بازنیا میں مسائل زیادہ خراب ہوئے ہیں۔ سید مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب جو کہ جماعت احمدیہ کے مبلغ ہیں کہتے ہیں کہ بازنین کا مسئلہ اور ان کے بے دریغ قتل عام پر جو امریکہ اور دیگر سیاستدانوں اور ملکوں نے سرد مہری دکھائی ہے اس میں بظاہر تو وہ ہمدردانہ رویہ رکھتے ہیں لیکن درحقیقت انہوں نے اس مسئلہ کے حل کے لئے کچھ بھی نہیں کیا۔

نارتھ ویسٹ آرکنساس ٹائمز کے ساتھ دیئے گئے ایک انٹرویو میں مسٹر ناصر نے کہا ہے کہ اگرچہ یونائیٹڈ نیشن نے نیو ورلڈ آرڈر کے بارے میں بہت کچھ کہا ہے مگر اس کے نتیجہ میں سربین نے بہت زیادہ بازنین کے خلاف جارحانہ رویہ اختیار کیا ہے۔جس کی وجہ سے وہ بازنین مسلمانوں کا قتل عام کر رہے ہیں۔مغربی اقوام کا خیال ہے کہ یورپ کی سرزمین پر کہیں بھی اسلامی حکومت نہیں ہونی چاہئے۔مسٹر ناصر اور مسٹر حمید نسیم نے اس خیال کا بھی اظہار کیا ہے کہ اسی قسم کا تعصب گلف وار میں بھی دکھائی دے رہا ہے۔مسٹر ناصر نے یہ بھی کہا ہے کہ کیا 50 سال بعد مسلمانوں کے لئے بھی اسی قسم کا ایک میوزیم بنا دیا جائے گا جس طرح ہالو کوسٹ کے لئے بنایا گیا ہے؟ضروری ہے کہ بجائے اس کے کچھ بروقت اقدام کئے جائیں۔

مسٹر ناصر نے یہ بھی کہا ہے کہ امریکن کو چاہئے کہ بازنین کے بارے میں اپنی پالیسی کو تبدیل کریں اور حکومت پر دباؤ ڈالیں کہ وہ بازنین کے بنیادی حقوق کے لئے اور ان کے بارے میں عدل وانصاف سے کام لیں۔

مسٹر ناصر نے مزید بتایا کہ ان کی جماعت امریکن لوگوں کو صحیح اسلامی تعلیم کے بارے میں آگاہی دینا چاہتی ہے۔ اور اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے اس کی وجہ سے اسلام کے خلاف غلط فہمیاں بھی پھیل رہی ہیں۔بعض امریکن تو اسلام اور دہشت گردی کو ایک ہی چیز سمجھتے ہیں۔

میموریل سپرنگ برانچ سن نے اپنی 13 جولائی 1995ء صفحہ 6 پر ''احمدیہ'' کے عنوان سے ہمارے 47 ویں جلسہ سالانہ امریکہ کی مختصراً خبر دی ہے۔

ہیوسٹن کرانیکل ۔ 4 اکتوبر 1995ء کمیونٹی نیوز کے تحت ''اسلامک میٹنگ'' کے عنوان سے خبر دی ہے کہ ہیوسٹن میں جماعت احمدیہ بانیء اسلام کی سیرت پر ایک ریجنل جلسہ کر رہی ہے جس میں مکرم مظفر احمد ظفر صاحب نائب امیر امریکہ (نیشنل نائب صدر)، مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب مبلغ جماعت احمدیہ اور مکرم عیسیٰ جبرئیل صاحب تقاریر کریں گے۔

اس کانفرنس کا مقصد محمد ﷺ کی تعلیم سے آگاہی دینے اور اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کا ازالہ کرنا مقصود ہے۔ اس کانفرنس میں مختلف شہروں انگلیٹن، وکٹوریہ پورٹ لِواکا، ڈلس اور نیو آرلینز سے احباب شامل ہوں گے۔

ہیوسٹن کرانیکل نے 7 اکتوبر 1995ء سیکشن E میں نہایت مختصر اًاعلان میں دوسری مرتبہ ہمارے ریجنل کانفرنس جلسہ سیرت النبی ﷺ کا بتایا ہے جس کا اوپر ذکر ہوا ہے۔

انڈیا ہیرلڈ نے 2 اکتوبر 1995ء صفحہ 8 پر ہمارے ریجنل جلسہ سیرت النبی ﷺ کے منعقد ہونے کی خبر اعلان کے طور پر شائع کی اور جلسہ سیرت النبی ﷺ کا مقصد بیان کیا۔

میموریل سپرنگ برانچ سن نے 5 اکتوبر 1995ء میں صفحہ 1B پر کلینڈر میں ہمارے مذکورہ بالا ریجنل سیرت النبی ﷺ کے جلسے کا اعلان شائع کیا ہے جس کا انعقاد 8 اکتوبر 1995ء کو ہونا ہے۔

وائس آف ایشیا نے بھی 2 اکتوبر 1995ء کی اشاعت میں ریجنل جلسہ سیرت النبی ﷺ کے انعقاد کی خبر تفصیل کے ساتھ شائع کی ہے۔خبر میں جلسہ کا مقصد بیان کرنے کے بعد آنحضرت ﷺ کے بارے میں بھی معلومات دی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم 1400 سال پہلے مکہ میں پیدا ہوئے۔اور آپ کا پیغام ساری دنیا کے لئے ہے اور آپ کے ذریعہ ایک روحانی انقلاب پیدا ہوا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ مکمل اور کامل شریعت نازل فرمائی۔ مسلمانوں کے اعتقاد میں ہے کہ آپ جو مذہب لے کر آئے وہ کامل ہے یعنی اسلام۔ اور کامل شریعت جو لے کر آئے وہ قرآن کریم ہے۔ اس جلسہ کی آرگنائزیشن جماعت احمدیہ کا اعتقاد ہے کہ آخری زمانے میں جس مصلح نے آنا ہے وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں، جو آچکے ہیں۔ اور اس وقت جماعت احمدیہ دنیا کے 48 ممالک میں پھیل چکی ہے۔

پاکستان لنک نے 6 اکتوبر 1995ء کی اشاعت کے صفحہ 25 پر ریجنل جلسہ سیرت النبی ﷺ کا اعلان شائع کرتا ہے۔

ساؤتھ چائینیز ڈیلی نیوز ۔ اخبار کی 4 اکتوبر 1995ء کی اشاعت میں (چینی اخبار) چینی زبان میں ریجنل جلسہ سیرت النبی ﷺ کا اعلان ہے۔اس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کا تعارف اور آنحضرت ﷺ کا تعارف نیز مقررین مکرم برادر مظفر احمد ظفر صاحب نائب امیر امریکہ اور خاکسار شمشاد احمد ناصر کے نام بھی لکھے ہیں۔

دی لیڈر اخبار نے 5 اکتوبر 1995ء صفحہ 14 پر ''چرچ نیوز'' کے تحت ''احمدیہ موومنٹ اِن اسلام'' کی خبر یوں شائع کی ہے۔

جماعت احمدیہ مسلمہ ہیوسٹن 8 اکتوبر کو اپنا ریجنل جلسہ سیرت النبی منعقد کر رہی ہے جس میں بانی اسلام محمد رسول اللہ ﷺ کے اخلاق اور تعلیمات پر تقاریر ہوں گی۔ اس سے لوگوں کی اسلام کے بارے میں اور بانی اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کو دور کیا جائے گا۔ یہ کانفرنس ایک بجے دوپہر سے 3 بجے دوپہر تک پریڈ ہال میں ہو گی جس میں مکرم ڈاکٹر مظفر احمد ظفر صاحب نائب امیر اور مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب مبلغ جماعت احمدیہ ساؤتھ ریجن اور مکرم عیسیٰ جبرئیل صاحب تقاریر کریں گے۔

انڈو امریکن نیوز نے بھی اس ریجنل جلسہ سیرت النبی ﷺ کا ذکر کیا ہے۔

ہیوسٹن ڈیفنڈر یہ کلیۃً افرو امریکن اخبار ہے۔ اس نے بھی ''چرچ'' کے تحت جماعت احمدیہ مسلمہ کے ریجنل جلسہ سیرت النبی ﷺ کا اعلان صفحہ 4 پر شائع کیا ہے۔

دی ہیوسٹن پنچ نے دسمبر 1995ء صفحہ 22 پر ایک تصویر شائع کی ہے اور تصویر کے نیچے لکھا ہے کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی کے لیڈر مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب ایک سمپوزیم میں نائیجیریا کے سفیر کو قرآن کریم اور دیگر کتب کا تحفہ پیش کر رہے ہیں۔تصویر میں مکرم منعم نعیم صاحب بھی ہیں۔ (جو اس وقت صدر خدام الاحمدیہ امریکہ تھے)

دی ہیوسٹن پنچ ہی میں ایک چوتھائی صفحہ کا ہمارا اشتہار بھی ''What is Islam'' کے عنوان سے شائع ہوا۔یعنی ''اسلام کیا ہے؟'' جس میں لکھا گیا تھا کہ اسلام کا مطلب امن ہے۔ اور اس مذہب کا مقصد امن حاصل کرنا اور قیام امن کا حصول ہے۔ جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی صحیح اطاعت سے ممکن ہے۔ اسلامی تعلیم کے مطابق اللہ تعالیٰ نے دنیا کے مختلف علاقوں میں اپنے نبی، مصلح اور ریفارمرز بھیجے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعہ مکمل اور جامع پیغام قرآن کریم کی صورت میں بھیجا جو تمام جہانوں اور تمام زمانوں کے لئے ہے۔ دیگر مذاہب کی تمام خوبیاں اسلام میں پائی جاتی ہیں۔

اس اشتہار کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت یا اس زمانے میں اسلام آپ کے لئے کیا پیش کرتا ہے؟

1۔ عدل و مساوات ہر ایک کے لئے۔عزت و احترام اور برابری کے حقوق سب کے لئے۔

2 ۔ آزادی ضمیر

3 ۔ تمام دنیا کی یک جہتی اور بلا امتیاز مذہب وملت و رنگ و نسل برابری کے حقوق۔

4۔ اسلامی کا مالی نظام و معاشی نظام

5۔ توبہ اور اصلاح کے ذریعہ حصولِ نجات

اس کے آخر میں جماعت احمدیہ کا ایڈریس اور فون نمبر دیا گیا ہے تا مزید معلومات حاصل کرنے والے فون کے ذریعہ یا ملاقات کے ذریعہ اپنے مسائل اور سوالوں کا جواب حاصل کر سکیں۔

دی پورٹ لوا کا ویو نے 20 ستمبر 1995ء کی اشاعت میں خاکسار کا ''کرسمس'' کے بارے میں مضمون شائع کیا ہے جو ایڈیٹر کے نام ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے لکھا ہے:

عیسائی دنیا میں زیادہ تر اس بات کا رجحان پایا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام 25 دسمبر کو پیدا ہوئے۔ اگر ہم کتب مقدسہ اور تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کہ کسی صورت میں بھی 25 دسمبر کی تاریخ آپ کی پیدائش کی نہیں بنتی۔ خاکسار نے لوقا باب 2 آیات 7 اور 8 کا حوالہ دیا ہے کہ اس کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جن دنوں حضرت عیسیٰ کی پیدائش ہوئی گڈریے رات کو باہر سوتے اور اپنے جانوروں کی حفاظت کرتے تھے چونکہ دسمبر کی ان تاریخوں میں سردی کی وجہ سے رات کو باہر سونا ناممکن ہوتا تھا اس لئے 25 دسمبر حضرت عیسیٰ کی یوم پیدائش نہیں ہوسکتی۔ انسائیکلوپیڈیا بریٹینیکا نے بھی لکھا ہے کہ یہ تو ایک Pagan Holiday تھی۔

اس کے ساتھ ساتھ قرآن کریم نے بھی حضرت عیسیٰ کی پیدائش کے بارے میں بتایا ہے کہ وہ ایسے دن تھے کہ جب کھجور کے درختوں پر پکی کھجوریں لگی ہوئی تھیں۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ وہ موسم دسمبر کا نہیں ہوسکتا بلکہ اگست اور ستمبر کا ہوسکتا ہے۔

ویسٹ سائڈ سن نے بھی اپنی اشاعت 21 دسمبر 1995ء میں ''Letter'' کے تحت ''Is it Dec 25'' ایڈیٹر کے نام خاکسار کا مندرجہ بالا خط (مضمون) شائع کیا ہے۔ اور اس کے 4 پوائنٹس بیان کئے ہیں۔

انڈو امریکن نیوز نے 25 دسمبر 1995ء کی اشاعت میں خاکسار کا یہی مضمون خط کی صورت میں من وعن شائع کیا ہے جس کا عنوان تھا:

Why is Christmas Celebrated in December?

کرسمس دسمبر میں کیوں منائی جاتی ہے؟

وائس آف ایشیا نے بھی اپنی 25 دسمبر 1995ء کی اشاعت میں خاکسار کا کرسمس کے بارے میں پورا مضمون خط کی صورت میں شائع کیا ہے۔ جس میں قرآن، تاریخ اور بائبل کے حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ 25 دسمبر کی تاریخ کسی صورت میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یوم پیدائش نہیں بنتی اور عیسائیت کے سکالرز بھی اس بات پر متفق ہیں۔

انڈیا ہیرلڈ نے بھی اپنی 25 دسمبر کی اشاعت میں خاکسار کے اس مضمون کو شائع کیا لیکن اس کا عنوان یہ دیا

Critique on Significance of Christmas.

''کرسمس کی اہمیت پر تنقید''

دی لیڈر نے خاکسار کا یہی مضمون کرسمس کے حوالے سے 28 دسمبر 1995ء کی اشاعت میں اس عنوان سے شائع کیا۔

It is the Wrong Time of the Year?

کیا سال کے ان دنوں میں (کرسمس کو منانا) غلط ہے؟

انڈیا ہیرلڈ نے 5 جنوری 1996ء کی اشاعت میں خاکسار کا ایک اور مضمون

Jesus Died in Kashmir.

''حضرت عیسیٰ کشمیر میں وفات پا گئے ہیں'' شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے لکھا کہ 18 دسمبر 1995ء کے ٹائم میگزین میں عیسائی سکالرز کی تحقیق پر کئی سوالات اٹھتے ہیں۔

ہمیں کس پر یقین کرنا چاہئے؟ کیا ہمیں ان محققین پر یقین رکھنا چاہئے جنہوں نے برسوں سے Dead Sea Scrolls پر اپنی تحقیقات چھپائے رکھیں یا ہمیں Turin Shroud کے مسیحی محققین پر یقین کرنا چاہئے جو ان حقائق سے انکار کرتے ہیں جو ان کے عقیدے کے منافی ہیں۔

اگر حضرت عیسیٰ کو مصلوب کیا گیا تھا اور وہ صلیب پر مارے گئے تھے تو پھر ان کی قبر یروشلم میں ہونی چاہئے تھی اور ان کی قبر کو عیسائیوں کے ذریعہ محفوظ کیا جانا چاہئے تھا کیونکہ وہ اس قبر کو اپنی سب سے مقدس جگہ سمجھتے۔ مسلمانوں کو بھی ان کی قبر کی حفاظت کرنی چاہئے تھی کیونکہ مسلمان ان کو نبی سمجھتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر نہیں مرے تھے۔ وہ بے ہوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے دشمن سے محفوظ کرلیا اور بچا لیا۔ اور انہوں نے کشمیر کی طرف ہجرت کی۔ وہ ایک نبی کی حیثیت میں لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف بلاتے تھے۔ انہوں نے اپنا مشن مکمل کر کے کشمیر ہی میں وفات پائی اور وہ اسی طرح وفات پا گئے جس طرح حضرت موسیٰؑ یا حضرت داؤدؑ وفات پا گئے تھے۔

وائس آف ایشیا نے اپنی 15 جنوری 1996ء کی اشاعت میں رمضان المبارک کے بارے میں مختصراً خبر شائع کی ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ رمضان المبارک 22 جنوری سے 19 فروری تک ہو گا اور احمدیہ مسلم سینٹر واقع 8121 Fairbank میں روزانہ درس القرآن، پانچوں نمازیں اور نماز تراویح کا اہتمام ہوا کرے گا۔

انڈو امریکہ نیوز نے رمضان المبارک کی خبر اپنے 29 جنوری 1996ء میں شائع کی۔

دی لیڈر اخبار نے بھی 18 جنوری 1996ء صفحہ 16 پر مندرجہ بالا خبر رمضان المبارک کے بارے میں شائع کی۔

West sun 1960 نے اپنی 24 جنوری کی اشاعت میں پورے صفحہ پر رمضان المبارک کی خبر دی۔ جس میں خاکسار کی تصویر بھی ہے۔ خاکسار نے ہاتھ میں قرآن مجید پکڑا ہوا ہے۔

اس میں خبر کے ساتھ خاکسار کا انٹرویو بھی شامل اشاعت ہے کہ رمضان کا کیا مطلب ہے اور اس کے فوائد و برکات کیا ہیں؟ غرباء کا خاص طور پر خیال رکھنا انسان کی حقیقی روح ہے۔ یہی وہ رمضان کا مہینہ ہے کہ جس میں نبی کریم بانی اسلام محمد ﷺ پر قرآن کریم کا نزول شروع ہوا۔ رمضان سے انسان اپنی تربیت کرتا ہے۔

خاکسار کی تصویر کے نیچے اخبار نے لکھا کہ سید شمشاد احمد ناصر جو کہ مسلمانوں کا مبلغ ہے اور یہاں 1992ء میں آیا ہے یہ یہاں کی کمیونٹی کو اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کا ازالہ کرتا ہے تا کہ لوگ بہتر رنگ میں اسلام کی تعلیم اور مذہب کو سمجھ سکیں۔

اخبار نے لکھا ہے کہ مسلم مشنری سید شمشاد احمد ناصر نے اگرچہ بہت سے ممالک کے سفراء اور لوگوں سے تعلق رکھا ہوا ہے لیکن ان کا بڑا مقصد یہاں کے لوکل عوام کی خدمت کرنا ہے اور یہاں ان کی جماعت اور کمیونٹی کے 200 سے زائد لوگ ہیں۔ مسٹر شمشاد نے بتایا کہ مجھے فون پر کالز آتی ہیں اور لوگ اسلام کے بارے میں معلومات لیتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اسلام میں کس طرح داخل ہوا جاتا ہے (یعنی کس طرح مسلمان ہونا ہوتا ہے)۔ مسٹر شمشاد کے دفتر میں کتب کی بہت سی الماریاں ہیں اور مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم بھی ہیں مثلاً رشین، سپینش اور جاپانی۔ مسٹر شمشاد نے یہ بھی بتایا کہ اس کی کمیونٹی کے لوگ امریکن بھی ہیں، میکسیکن بھی ہیں اور ایشیا، مڈل ایسٹ سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ اخبار نے خاکسار کے متعلق بھی کافی معلومات لکھی ہیں کہ کب مبلغ بنا اور کہاں کہاں خدمت کی توفیق ملی۔ لباس کے بارے میں اور پانچوں نمازوں علاوہ اور دیگر باتیں بھی لکھیں ہیں۔

ہیوسٹن کرانیکل نے 24 جنوری 1996ء کی اشاعت میں ''اسلامک کمیونٹی رمضان منا رہی ہے'' کے عنوان سے نصف صفحہ کی خبر دی ہے۔ جس میں خاکسار کی ایک تصویر بھی جس میں ہاتھ میں قرآن کریم پکڑا ہوا ہے اور پیچھے خلفائے کرام کی تصاویر نظر آرہی ہیں، شائع کی ہیں۔

اخبار کی رپورٹر Cheryl, Dorsett نے یہ انٹرویو لیا۔ خبر میں رمضان کی اہمیت کے بارے میں بیان کرنے کے بعد لکھا کہ مسٹر شمشاد احمد ناصر علاقہ کے لوگوں کو دعوت دیتا ہے کہ وہ ہماری مسجد میں آکر رمضان کی عبادت میں شامل ہوں۔ رمضان کے دنوں میں خاص طور پر نمازوں کا اہتمام اور لیکچر (درس) کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

رمضان کی عبادات میں ہر شخص کے لئے پیغام اور سبق ہے۔ رمضان اسلام کے ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ (اخبار نے پانچوں ارکان اسلام کی بابت بیان کیا ہے جو خاکسار نے بتایا) رمضان کی فلاسفی، کن کن لوگوں پر روزہ فرض ہے اور کون کون لوگ روزے سے مستثنیٰ ہیں کا بھی ذکر ہے۔ روزہ رکھنے اور کھولنے کے اوقات نیز عید منانے کے بارے میں بھی تفصیل ہے۔

انڈیا ہیرلڈ نے بھی اپنی 19 جنوری 1996ء کی اشاعت میں ایک چوتھائی صفحہ پر رمضان المبارک کی تفصیل کے ساتھ خبر دی ہے۔

یو ایس ایشین نیوز نے اپنی اشاعت 20 جنوری 1996ء میں رمضان کی مندرجہ بالا خبر دی ہے۔

دی ہیوسٹن پیچ نے اپنی فروری 1996ء صفحہ 16 کی اشاعت میں خاکسار کا ایک خط ایڈیٹر کے نام شائع کیا ہے جس میں عیسائی دنیا کے عقیدہ 25 دسمبر کو حضرت عیسیٰ کی ولادت کے بارے میں ہے کہ یہ تاریخ نہ ہی بائبل سے اور نہ ہی قرآن سے درست معلوم ہوتی ہے بلکہ عیسائی سکالرز بھی اس بات کو ماننے کے لئے تیار ہو گئے ہیں اور ان کی ریسرچ بھی یہی بتا رہی ہے کہ حضرت عیسیٰ کی

پیدائش ستمبر کے مہینہ میں معلوم ہوتی ہے اور دسمبر کے مہینہ میں غلط ثابت ہوگئی ہے۔ (یہ خط / مضمون دسمبر میں شائع ہونے کی بجائے فروری میں شائع ہوا)

یو ایس ایشیا نیوز نے اپنی 24 فروری 1996ء کی اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تصویر کے ساتھ جلسہ سالانہ قادیان کی خبر شائع کی ہے۔

اخبار نے ہیوسٹن کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ انڈیا کا 104جلسہ سالانہ قادیان انڈیا میں منعقد ہوا جس میں ہندوستان کے علاوہ دیگر 24 ممالک کے نمائندگان بھی شامل ہوئے جن میں بنگلہ دیش، نیپال، سری لنکا، بھوٹان، جرمنی، انگلینڈ، کینیڈا، امریکہ، انڈونیشیا، ماریشس، سویڈن، آسٹریلیا، سنگاپور، ڈنمارک، برما، جاپان، ساؤتھ افریقہ، ملائیشیا، یو اے ای اور نیدرلینڈ کے ممالک شامل تھے۔ عالمگیر جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے جلسہ کا افتتاحی خطاب اور اختتامی خطاب فرمایا۔ یہ خطابات لندن سے لائیو سیٹلائیٹ کے ذریعہ نشر ہوئے۔

نیز لکھا کہ جلسہ سالانہ میں روحانیت کا منظر تھا۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر نے اپنے خطاب میں پاکستان اور ہندوستان کے عوام کو نصیحت کی کہ وہ آپس میں پیار، محبت اور اخوت اور برداشت کی فضاء کو بہتر رنگ میں پیدا کریں اور اس کے ساتھ ساتھ دونوں ممالک کے لوگ اپنے اپنے ملکوں سے وفاداری بھی رکھ سکتے ہیں۔ آپ نے دونوں ملکوں کو نصیحت فرمائی کہ آپس میں جو ٹینشن ہے اس کو دور کر کے امن اور آشتی کی فضاء دونوں ملکوں میں پیدا کریں۔ دونوں ملک جنگ کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ دونوں ملک غریب ہیں پھر بھی انہوں نے اپنے دفاع کے لئے ایک اچھا خاصا بجٹ مختص کیا ہے۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ نے دونوں ملکوں کی غربت کے اعداد وشمار بھی بیان کئے۔ آپ نے فرمایا (یہ 1995ء کی بات ہو رہی ہے) کہ ہندوستان کے 300ملین لوگ غربت کی نچلی سطح پر زندگی گزار رہے ہیں اور پاکستان میں 130 ملین لوگ۔ آپ نے لوگوں کو خصوصیت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف آنے اور بالخصوص احمدی مسلمانوں کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ اس کام کے لئے اپنی مساعی کو تیز تر کر دیں کہ لوگ خدائے واحد کی طرف آئیں۔ آپ نے جلسہ کے اختتام پر دعا بھی کرائی۔ آپ نے جلسہ کے شاملین کو محبت بھرا سلام بھی پہنچایا اور ان کے حق میں درد مندانہ دعائیں بھی کیں۔ جلسہ کے موقعہ پر ہندوستان کے وزیر خارجہ مسٹر آر ایل بھاٹیا بھی شامل ہوئے تھے۔

انڈیا ہیرلڈ نے اپنی 9 فروری 1996ء کی اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر افتتاحی و اختتامی خطاب کا ذکر کیا اور اخبار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تصویر بھی خبر کے ساتھ شائع کی۔ (تفصیل قدرے وہی ہے جو اوپر گزر چکی ہے) اس اخبار نے خبر کے آخر پر لکھا ہے کہ اگر آپ کو مزید معلومات چاہئیں تو آپ مسٹر سید شمشاد احمد ناصر سے 713-896-8969 پر فون کر کے رابطہ اور معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

دی ہیوسٹن پچ نے بھی فروری 1996 صفحہ 15 کی اشاعت میں جلسہ سالانہ قادیان کا 104 ویں جلسہ کی خبر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ اخبار نے خبر کا عنوان یہ دیا ہے۔

Ahmadiyya Muslim Held 104th Annual Convention in India کہ احمدیہ مسلم جماعت نے انڈیا میں اپنا 104 واں جلسہ سالانہ منعقد کیا۔ تفصیل قریباً وہی ہے جو اوپر گزر چکی ہے۔

دی لیڈر اخبار نے اپنی 14 مارچ 1996ء کی اشاعت میں صفحہ 19-20 پر ہماری عید الفطر منانے کی خبر شائع کی ہے۔ اخبار نے لکھا احمدیہ مسلم جماعت کے ممبران نے 20 فروری کو عید الفطر اپنے سینٹر میں منائی۔ ساؤتھ ریجن کے مشنری شمشاد ناصر نے نماز پڑھائی اور خطبہ دیا۔ جس میں انہوں نے رمضان کے فلسفہ اور عید الفطر منانے کے بارے میں بیان کیا۔ اس موقعہ پر انہوں نے کہا کہ غرباء کی خدمت اور مدد کا سبق جو رمضان میں حاصل کیا ہے اسے جاری رکھیں۔

وائس آف ایشیا نے قادیان کے حوالہ سے جلسہ سالانہ کی خبر دی ہے اس عنوان کے ساتھ جماعت احمدیہ عالمگیر کے روحانی پیشوا نے انڈیا اور پاکستان کو امن کے ساتھ رہنے کی اپیل کی ہے۔ اخبار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تصویر بھی شائع کی ہے اور خبر کا متن قریباً وہی ہے جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

وائس آف ایشیا نے 11 مارچ 1996ء کی اشاعت سید ممتاز احمد کے حوالہ سے عید الفطر کی خبر شائع کی ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ رمضان کے بعد احمدیہ مسلم کمیونٹی نے اپنے سینٹر واقع 8121 Fairbank White Oak Rd. پر اپنی عید الفطر منائی۔ ریجنل مبلغ مسٹر شمشاد ناصر نے نماز پڑھائی اور خطبہ عید دیا۔ خطبہ عید میں سب سے پہلے انہوں نے امریکہ کے نیشنل صدر مسٹر ایم ایم احمد کا پیغام اور عید مبارک دی۔

مسٹر شمشاد ناصر نے حاضرین کو عید کا مقصد بتایا۔ اب رمضان اور عید کے بعد بھی ہمیں رمضان کے سبق کو یاد رکھنا چاہئے اور غرباء کی ہمدردی اور خبرگیری کرتے رہنا چاہئے۔ شمشاد نے یہ بھی بتایا کہ رمضان کے بعد سب کو اپنے اپنے شیطان کو زنجیر میں جکڑے رہنے دینا چاہئے۔ جس کو رمضان المبارک میں آپ نے جکڑ کر رکھا تھا۔ عید کے موقع پر صرف اچھے کپڑے پہننا اور اچھے کھانے کھا لینا ہی عید نہیں ہے بلکہ حقیقی عید یہ ہے کہ ہم اسلام کے پیغام کو ہر شخص تک پہنچائیں۔ شمشاد نے یہ بھی بتایا کہ یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کا درس القرآن ہم سنتے رہے۔ یہ درس Live تھا جس کا مختلف زبانوں میں بھی ساتھ کے ساتھ ترجمہ نشر ہو رہا تھا۔ رمضان کے آخری دن حضرت مرزا طاہر احمد نے اجتماعی دعا بھی کرائی۔ جس میں آپ نے یاد دہانی کرائی کہ سب امۃ مسلمہ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور تمام احمدیوں اور پاکستان کی عوام کے لئے بھی خاص دعا کریں۔ اس موقعہ پر قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم کی نمائش بھی لگائی گئی تھی۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

آج کی دعا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَإِنْ نَسِيَ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ

(ترمذی أَبْوَابُ الْاَطْعِمَةِ بَاب مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ)

ترجمہ: ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم لوگوں میں سے کوئی کھانا کھائے تو بسم اللہ پڑھ لے، اگر شروع میں بھول جائے تو یہ کہے ’’بِسْمِ اللّٰهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ‘‘۔

یہ پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی کھانا کھانے کے وقت کی دعا ہے۔

ایک اور روایت میں کھانا کھاتے وقت کی آپ ﷺ کی بہت ہی خوبصورت نصیحت ہے۔ روایت میں ہے کہ:

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بچہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھا اور آپ نے مجھ سے فرمایا، بیٹے! بسم اللہ پڑھ لیا کر، داہنے ہاتھ سے کھایا کر اور برتن میں وہاں سے کھایا کر جو جگہ تجھ سے نزدیک ہو۔ چنانچہ اس کے بعد میں ہمیشہ اسی ہدایت کے مطابق کھاتا رہا۔

(صحیح بخاری کِتَابُ الْاَطْعِمَةِ بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ وَالْاَكْلِ بِالْيَمِينِ)

آپ ﷺ نے دنیا کو جہاں تمدن و معاشرت کے اعلیٰ اصول بتائے وہیں صحت بخش اور پاکیزہ زندگی کے لئے متوازن بیش قدر، آسان اور نفع بخش ہدایات سے بھی نوازا۔ آپ ﷺ کی خوراک بہت سادہ تھی۔ آپ ﷺ کو جو بھی میسر آتا، شکر ادا کرتے ہوئے اسے تناول فرماتے۔ آپ ﷺ ٹیک لگا کر کھانا نہ کھاتے تھے۔ آپ ﷺ سخت گرم کھانا کھانے کو بھی پسند نہیں فرماتے تھے۔

امام ابوداؤد نے حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت کی ہے کہ غزوہ تبوک کے سفر میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عیسائیوں کا بنایا ہوا پنیر پیش کیا گیا۔ اس کے متعلق یہ بھی خیال تھا کہ وہ مجوسیوں کا بنایا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے کسی چھان بین کے بغیر چھری منگوائی اور بسم اللہ پڑھ کر اسے کاٹا اور استعمال فرمایا۔

(فتح المبین شرح قرۃ العین باب الصلوٰۃ)

(مرسلہ: قدسیہ محمود سردار)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

نہیں یعنی آپؐ کی پیروی سے فیض یاب نہیں’’۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22صفحہ 28تا 30) یہ حوالہ حقیقۃ الوحی کا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں اور تربیت کی وجہ سے صحابہ کرام کے مقام کی ترقیات

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں اور تربیت کی وجہ سے صحابہ کرام کے مقام کی ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے دلوں میں وہ جوشِ عشقِ الٰہی پیدا ہوا اور توجہ قدسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تاثیر اُن کے دلوں میں ظاہر ہوئی کہ انہوں نے خدا کی راہ میں بھیڑوں اور بکریوں کی طرح سر کٹائے۔ کیا کوئی پہلی اُمّت میں ہمیں دکھا سکتا ہے یا نشان دے سکتا ہے کہ انہوں نے بھی صدق اور صفا دکھلایا’’۔

پھر آپ نے حضرت موسیٰ کی بھی مثال دی کہ اُن کی قوم میں بھی نظر نہیں آتا۔ پھر فرمایا:

’’حضرت مسیح کے صحابہ کا حال سنو۔ ... جس قدر حواری تھے، وہ مصیبت کا وقت دیکھ کر بھاگ گئے اور ایک نے بھی استقامت نہ دکھلائی اور ثابت قدم نہ رہے اور بزدلی اُن پر غالب آگئی۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے تلواروں کے سایہ کے نیچے وہ استقامتیں دکھلائیں اور اس طرح مرنے پر راضی ہوئے جن کی سوانح پڑھنے سے رونا آتا ہے۔ پس وہ کیا چیز تھی جس نے ایسی عاشقانہ روح اُن میں پھونک دی اور وہ کونسا ہاتھ تھا جس نے اُن میں اس قدر تبدیلی کر دی۔ یا تو جاہلیت کے زمانہ میں وہ حالت اُن کی تھی کہ وہ دنیا کے کیڑے تھے اور کوئی معصیت اور ظلم کی قسم نہیں تھی جو اُن سے ظہور میں نہیں آئی تھی اور یا اس نبی کی پیروی کے بعد ایسے خدا کی طرف کھینچے گئے کہ گویا خدا اُن کے اندر سکونت پذیر ہو گیا۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ وہی توجہ اُس پاک نبی کی تھی جو اُن لوگوں کو سفلی زندگی سے ایک پاک زندگی کی طرف کھینچ کر لے آئی۔ اور جو لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوئے اُس کا سبب تلوار نہیں تھی بلکہ وہ اُس تیرہ سال کی آہ و زاری اور دعا اور تضرّع کا اثر تھا جو مکّہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے رہے۔ اور مکّہ کی زمین بول اُٹھی کہ مَیں اس مبارک قدم کے نیچے ہوں جس کے دل نے اس قدر توحید کا شور ڈالا جو آسمان اُس کی آہ و زاری سے بھر گیا۔ خدا بے نیاز ہے۔ اُس کو کسی ہدایت یا ضلالت کی پرواہ نہیں’’۔ (کوئی ہدایت پاتا ہے یا گمراہ ہوتا ہے اُس کو پرواہ نہیں)۔ ’’پس یہ نورِ ہدایت جو خارق عادت طور پر عرب کے جزیرہ میں ظہور میں آیا اور پھر دنیا میں پھیل گیا، یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دلی سوزش کی تاثیر تھی’’۔ (یہ آپ کی دعائیں تھیں جو سینے سے اُبل رہی تھیں کہ دنیا ہدایت پا جائے۔) فرمایا ’’ہر ایک قوم توحید سے دور اور مہجور ہوگئی مگر اسلام میں چشمۂ توحید جاری رہا۔ یہ تمام برکتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ (الشعراء: 4)۔ یعنی کیا تو اس غم میں اپنے تئیں ہلاک کر دے گا جو یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ پس پہلے نبیوں کی اُمّت میں جو اس درجہ کی صلاح و تقویٰ پیدا نہ ہوئی اُس کی یہی وجہ تھی کہ اس درجہ کی توجہ اور دلسوزی اُمّت کے لئے اُن نبیوں میں نہیں تھی۔ افسوس کہ حال کے نادان مسلمانوں نے اپنے اس نبی مکرّم کا کچھ قدر نہیں کیا اور ہر ایک بات میں ٹھوکر کھائی۔ وہ ختمِ نبوت کے ایسے معنی کرتے ہیں جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو نکلتی ہے، نہ تعریف۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نفسِ پاک میں افاضہ اور تکمیلِ نفوس کے لئے کوئی قوت نہ تھی۔ اور وہ صرف خشک شریعت کو سکھلانے آئے تھے’’۔ (یعنی کہ مسلمان یہ سمجھتے ہیں، یعنی اپنے عمل سے یہ ظاہر کرتے ہیں) ’’حالانکہ اللہ تعالیٰ اس اُمّت کو یہ دعا سکھلاتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحۃ: 6)۔ پس اگر یہ اُمّت پہلے نبیوں کی وارث نہیں اور اس انعام میں سے ان کو کچھ حصہ نہیں تو یہ دعا کیوں سکھلائی گئی؟’’۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22صفحہ 101تا 104۔ حاشیہ) یہ حوالہ بھی حقیقۃ الوحی کا ہے۔

(خطبہ جمعہ یکم فروری 2013ء)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

بھیجا گیا ہوں۔ وہ آخری نبی ہوں جس نے تمام دنیا پر خدائے قادر و توانا اور واحد و یگانہ کا جھنڈا لہرانا ہے۔ اور آپؐ کی اس بات کا اعلان اللہ تعالیٰ نے بھی آپؐ پر یہ آیت نازل کر کے کر دیا کہ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (الانعام: 163) ان سے کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

پس یہ تھا آپؐ کا مقام جو سر تا پا خدا کی محبت میں ڈوب کر آپ کو ملا تھا۔ آپ کو دنیاوی جاہ و حشمت نہیں چاہئے تھی۔ آپؐ کو تو خدائے واحد کی حکومت تمام دنیا پر چاہئے تھی اور اس کے لئے آپؐ نے ہر دکھ اٹھایا۔ آپؐ نے دنیا کو بتایا کہ اگر تم ہمیشہ کی زندگی چاہتے ہو تو میری پیروی کرو اور نمازوں کے وہ حق ادا کرنے کی اور وہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرو جس کے نمونے مَیں نے قائم کئے ہیں۔ عبادتوں میں ڈوبنا ہی زندگی کی ضمانت ہے۔ اور قربانیوں کے ذریعہ حقیقی موت سے پہلے وہ موت اپنے اوپر وارد کرو جس کے اعلیٰ ترین معیار مَیں نے قائم کئے ہیں اور اس وجہ سے جو موت آئے گی تو پھر ایک ابدی زندگی شروع ہو گی۔ جو انسان کو خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بنائے گی۔ پس نمازوں اور قربانیوں کی وہ معراج آپؐ نے حاصل کی جس نے زندگی اور موت کے نئے زاویے آپؐ کی ذات میں قائم فرما دیئے اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے یہ اعلان کروا دیا کہ مجھے کسی لالچ کی کیا ترغیب دیتے ہو اور مجھے کسی ظلم کا نشانہ بنانے سے کیا ڈراتے ہو، میرا تو ہر فعل میرے خدا کے لئے ہے اور جس کا سب کچھ خدا کا ہو جائے اس کے لئے نہ دنیاوی زندگی کی کوئی حیثیت ہے، نہ موت کی کوئی حیثیت ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا، آنحضرت ﷺ نے یہ اعلان کر کے ہمیں یہ بھی تعلیم دی کہ میرے نمونے تو یہ ہیں۔ تم بھی فَاتَّبِعُوْنِيْ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے ان راستوں پر قدم مارنے کی کوشش کرو۔

(خطبہ جمعہ 13/ مارچ 2009ء)

21 اکتوبر 2020ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:02	17:51
مدینہ منورہ	05:04	17:50
قادیان	05:15	17:49
ربوہ	04:55	17:29
اسلام آباد ٹلفورڈ	06:08	17:57